# ہندومت۔۔۔تاریخی فقدان اور مختلف عقائد و رسوم کا عجائب خانہ (تحقیقی جائزہ)

ڈاکٹر طاہرہ بشارت *

ہندومت کی تاریخ اور عقائد کی نشاندہی نہ صرف غیر ہندو بلکہ ہندوؤں کے لیے بھی ایک مسئلہ بنی رہی ہے۔اس لیے کہ اس مذہب کے پیروکاروں میں ایک سے لے کر تیں کروڑ تک خداؤں کے ماننے والے پائے جاتے ہیں۔ان مختلف عقائد کی وجہ سے ہندوؤں نے بڑا فائدہ اٹھایا ہے اور بے شمار گروہوں کے لیے گنجائش پیدا کر کے انہیں ہندوؤں میں شامل کرلیا ہے اس طرح ہندوؤں میں کوئی شخصیت ایسی نہیں جس کو اس مذہبی نظام میں مرکزی حیثیت حاصل ہو اور نہ ہی ہندوؤں کی مذہبی کتابوں کو کسی ایک شخصیت کی جانب منسوب کیا جا سکتا ہے۔زمانہ مابعد میں بعض ممتاز اشخاص منظر عام پر آئے لیکن ہندومت کے ابتدائی مدارج پر لاشخصیت کا ٹھپہ لگا ہوا ہے۔چونکہ ہندوؤں کے مذہبی نظام کی تشکیل میں لاتعداد اشخاص کا حصہ ہے اس لیے اس میں واحد عقیدہ، مذہبی قانون یا رسوم وشعائر کی کوئی یکسانیت نہیں ملتی عقائد کی گونا گونی طریق عبادت کے اختلاف اور معبودوں کی کثرت کے باعث یہ مذہب ایک گنجان جنگل کی مانند معلوم ہوتا ہے۔جس میں ہزاروں راستے کھلتے ہوں لیکن کوئی راستہ صاف اور سیدھا نہ ہو۔

تمدن ہند کے مصنف ہندومت کے تاریخی فقدان کے بارے میں اس طرح رقم طراز ہیں:

''ہندوؤں میں تاریخ کی کمی ہے۔جس کی وجہ سے ان ہزارہا جلدوں میں جو ہندوؤں نے اپنی تین ہزار سال کے تمدن میں تصنیف کی ہیں۔ایک واقعہ بھی صحت کے ساتھ درج نہیں ہے۔اس زمانے کے کسی واقعے کو معین کرنے کے لیے ہمیں بیرونی چیزوں سے کام لینا پڑتا ہے۔ان کی تاریخی کتابوں میں وہ عجیب خاصیت ہر چیز کو غلط اور غیر فطری صورت میں دیکھنے کی نہایت بیّن طور پر پائی جاتی ہے اور انسان کو اس خیال پر مجبور کرتی ہے کہ ان کا دماغ ہی ٹیڑھا ہے۔قدیم ہند کی کوئی تاریخ ہی نہیں ہے ان کی کتابوں میں مطلقاً تاریخی واقعات درج نہیں ہیں اور نہ ہی ان کی عمارات اور

---

* ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ جامعہ پنجاب لاہور۔

یادگاروں سے اس کی کمی کی تلافی ہوتی ہے کیونکہ پرانی سے پرانی یادگار بمشکل تیسری صدی عیسوی سے ماقبل کی ہے۔ علاوہ ازیں چند مذہبی کتابوں کے جن میں بعض تاریخی واقعات کہانیوں اور حکایات کے اندر دفن ہیں قدیم ہند کے حالات کا معلوم کرنا اسی قدر مشکل ہے جیسا کہ اس خیالی جزیرہ اٹلانٹس کا جو بقول افلاطون انقلاب ارضی کی وجہ سے تباہ ہو گیا۔ قدیم ہنود کی صرف ایک تصنیف ہے۔ جس کی طرف ہم تاریخی واقعات کو تلاش کرنے کے لیے رجوع کر سکتے ہیں یہ ان کا وید یعنی مذہبی نظمیں ہیں۔ جو مختلف ازمنہ میں لکھی گئی اور ان میں سے قدیم سے قدیم کا زمانہ پندرہ سو قبل مسیح کا ہے۔ اس کے بعد درجہ رامائن اور مہابھارت کا ہے اور پھر منو کا شاستر ہے۔ مسیحی صدیوں کے لٹریچر میں دیسی تاریخی مواد موجود نہیں ہے۔ ان میں صرف پران ہیں جو مختلف اوقات میں لکھے گئے اور سب سے قدیم ان میں سے آٹھویں صدی مسیح کے بعد کا ہے۔ پران عجیب وغریب کہانیوں سے بھرے ہوئے ہیں جن میں سے ہمارے موجودہ طریقہ تحقیق کے موافق کوئی تاریخی مادہ نہیں نکل سکتا۔ ہندوستان کا تاریخی زمانہ ہی الواقع مسلمانوں کی فوج کشی کے بعد سے شروع ہوا۔ اور ہندوستان کے پہلے مورخ مسلمان ہیں۔''[1]

بہر طور ہندو مذہب کے تاریخی ادوار کی تقسیم کی جائے تو یہ تقسیمیں بہت ہی وسیع ہوں گی کیونکہ ایک مذہبی زمانہ دوسرے مذہبی زمانے سے بین طور پر علیحدہ نہیں ہے۔ بلکہ ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں۔ اوّل وید کا زمانہ، دوم برہمنی زمانہ، سوم مذہب بدھ کا زمانہ، چہارم برہمنی مذہب کی تجدید، پنجم اسلام کا زمانہ، ششم یورپیوں کا زمانہ۔

بھائی پرمانند اپنے ایک مضمون میں ہندو مذہب کی ابتدائی تاریخ پر روشنی ڈالتے ہیں۔

''ہندوستان کی تاریخی کتب کے تین حصے ہیں۔ جن میں زمانہ قدیم کا حصہ بالکل نامکمل ہے۔ کیونکہ بدقسمتی سے ہمارے بزرگوں کو اپنے حالات صحیح طور پر ضبط تحریر میں لانے کا شوق نہ تھا۔''[2]

اس عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوؤں کی قومی تاریخ ہی غیر محفوظ ہے ایسی صورت میں جہاں ہندو مورخین اپنی تاریخ کو خود غیر محفوظ بتلاتے ہیں تو ایسے میں دوسرے مورخین کے نزدیک ہندو قوم کی تاریخی حیثیت کیا ہوگی۔ اس حقیقت کو بہت سے ہندو لیڈر بھی تسلیم کرنے پر مجبور ہیں کہ

ہندو قوم کے ساتھ سب سے بڑی زیادتی یہ ہوئی ہے کہ اس کے اکابرین کے حالات قلمبند نہیں کیے گئے۔

John Clark Archer نے اپنے مضمون Hinduism میں نمایاں طور پر اس بات کو عیاں کرنے کی کوشش کی ہے۔

History of Hinduism is not fully to be known from written records. Hinduism in its vagueness is first of all an item of the stone age. Hinduism has had no founder to furnish it a basic message no early leader comparable with zoraster, jesus or Muhammad--Although Muhammad counted him self only a restorer, Jesus declared his mission to fullfillment, and Zoroaster felt called upon to purge and to sumarize what he knew of earlier religion. These at least, each in his turn inspired a book of wisdom a gospel and a writing.Hindus have had no one even like confucius to edit fully a long, inheritd tradtion. Strictly speakng, they have in their vardhaman mahavira, as Buddhists have in Gotama sakyamuni, or as the sikhs have in Nanak. In a sense the founders of Hinduism are legion, their figures as shadouy as cloud messengers of changeful constitution and fitful errand. (3)

ہندو مذہب کی تاریخ اپنے ابہام میں حجری دور کی علامت ہے ہندو مذہب کا کوئی بانی نہیں جو اس کو کوئی بنیادی پیغام عطا کرتا۔ ابتدائی دور میں اس کا کوئی قائد بھی نہ تھا جو زرتشت، عیسیٰ یا محمد کے مماثل ہو۔ اگرچہ محمد ﷺ اپنے آپ کو ملت ابراہیمی کے زندہ کرنے والے کہتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ

اپنے مشن کو قدیم مشن کی تکمیل کہتے ہیں۔ زرتشت نے اپنے سے پہلے کے قدیم مذہب کی اصلاح اور اختصار کو کافی سمجھا۔ لیکن ان میں سے ہر ایک نے کم از کم ایک کتاب حکمت انجیل اور قرآن مجید پیش کیا۔

ہندو تو حکیم کنفیوشس کی طرح بھی کوئی شخصیت نہیں رکھتے تھے جو پرانے قدیم و موروثی روایات کو پوری طرح مرتب کر سکے۔ واقعہ تو یہ ہے کہ ہندوؤں کے پاس ایسی کوئی ہستی بھی نہیں ہے جیسی جینیوں کے پاس وردھمان مہاویر یا بدھ متیوں کے پاس گوتم بدھ یا سکھوں کے پاس گرونانک کی ہے۔ ایک معنی میں ہندو مذہب کے بانی ایک فسانہ ہیں ان کی مثال ان ابر کے ٹکڑوں کی سی ہے۔ جو آناً فاناً نظر سے گزر جاتے ہیں اور قوس قزح کا سماں پیش کرتے ہیں۔

Hinduism is one of the oldest religion of the World. Its past history is wrapped in darkness, and none can say with certanity or even resonable prbabitlity when Hinduism came in to being.(4)

ہندمت یا ہندو دھرم کیا چیز ہے؟ اس کی تسلی بخش جواب دینا بڑا مشکل ہے کیونکہ ہندومت فی الواقع کسی متعین شے کا نام نہیں ہے۔ ہندو مذہب کی تاریخی بے حسی کا اندازہ اسی امر سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ کوئی قوم خواہ کتنی جاہل اور غیر تہذیب یافتہ کیوں نہ ہو وہ اپنے عقائد اور تاریخ کو محفوظ رکھنے کی کوشش کرتی ہے۔ لیکن ہندوؤں کے بارے میں تعجب ہوتا ہے کہ ان کے پاس تاریخی شواہد کے طور پر پیش کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے اس حقیقت کا اظہار پنڈت جواہر لال نہرو بھی کرتے ہیں۔

Hinduism as a faith, vague amarphaus many sides, all things to all men. It is hardly possible to define it, or indeed to say definitely whether it is a religon or not, in the usual sense of the word. In its present form, and even in the past, it embaraces

many beliefs and practices, from the highest to the lowest, often opposed to or contradicting each other.(5)

عقیدہ اور مذہب کی حیثیت سے ہندو مذہب غیر معین مبہم، بے شکل اور مختلف پہلو رکھتا ہے۔ ہر شخص اپنے مطلب کے مطابق ہر چیز پا سکتا ہے۔ اس کی تعریف کرنا یا زیادہ صحیح یہ ہے کہ یہ کہنا کہ مذہب ہے یا نہیں ہے تقریباً ناممکن ہے اس کی موجودہ شکل میں بلکہ اس کی سابقہ شکل میں بھی اس میں اعلیٰ ترین عقائد اور رسومات سے لے کر ادنیٰ ترین عقائد اور رسومات تک شامل تھے جو بیشتر صورتوں میں ایک دوسرے سے مختلف اور متضاد تھے۔

**اردو دائرہ معارف اسلامیہ کے مطابق:**

ہندوستان کے قدیم مذاہب جن میں ہندومت سرفہرست ہے ۲۰۰۰ قبل مسیح اور ۱۵۰۰ قبل مسیح کے مابین رائج ہوا۔ ہندوؤں کے خاص خاص دیوتا ہیں جنہیں ازلی وابدی اقتدار حاصل ہے۔ اور جو کچھ دنیا میں ہوتا ہے انہی کے ارادے سے ہوتا ہے ہندو ان دیوتاؤں کی پرتش کرتے ہیں۔٦

**بقول عمادالحسن فاروقی** ''ہندوستان ایک قدیم ملک ہے دنیا کے جن چند خطوں میں پہلے پہلے انسانی تہذیب وتمدن نے اپنی آنکھیں کھولی ان میں ہندوستان کو بھی شمار کیا جاتا ہے البتہ یہ ضرور ہے کہ اب تک کی تحقیقات کے مطابق ہندوستان میں آریاؤں سے پہلے کی مذہبی روایات کے بارے میں مستند اور تفصیلی معلومات مہیا نہیں ہوسکی ہیں۔٧

ادیان و مذاہب کا تقابلی مطالعہ کے مصنف بھی اس بات سے اتفاق کرتے ہیں۔

''ہندو مذہب دنیا کے قدیم مذاہب میں سے ایک ہے لیکن اس کی ابتدا کا کچھ علم نہیں اور نہ تاریخی حقائق یہ ثابت کر سکے کہ اس کا آغاز کب ہوا البتہ اپنے دور آغاز سے لے کر آج تک یہ مختلف حالات سے دو چار ہوتا رہا اور اپنے ہر دور میں ایک نئے روپ کے ساتھ جلوہ گر رہا۔''٨

S.E.Frost کے مطابق:

Hinduism is the oldest living organized relgion in the world, dating from a time between 2000 and 1500 B.C. from its

beginning toe the present it has been changing and growing that few of the beliefs and doctrines of the earliest Hindus are accepted their orignal from by present-day adherents of the religion.(9)

جب ۲۰۰۰ قبل مسیح سے ہندوستان میں آریائی قبیلے آکر آباد ہونا شروع ہوئے تو وہ بھی اپنے ساتھ کچھ ایسے مذہبی عقائد لائے جو یہاں کی قدیم آبادی کے مذہبی عقائد سے مختلف تھے۔ ۲۰۰۰ قبل مسیح سے ۵۰۰ قبل مسیح کے عرصے میں ان آریائی لوگوں نے اپنے مذہبی عقائد کو جن کی بنیاد عناصر قدرت کی عبادت پر رکھی گئی تھی ایک مستقل شکل دے دی جو ہندو مذہب کہلائی۔۱۰

''**تاریخ مذاہب کے مصنف کے مطابق** ہندومت میں مذاہب قدرت کے خفیہ قویٰ کی پرستش بہت اہمیت رکھتی تھی انہوں نے ہر مظہر کے لیے الگ الگ دیوتا بنا رکھے تھے مثلاً آگ کا دیوتا اگنی تھا اندر بارش اور گرج کا دیوتا سمجھا جاتا تھا۔ اس طرح ہوا کا دیوتا وایو کہلاتا تھا۔''۱۰

ہندوؤں کے دیوتاؤں کے معبودوں کی کل تعداد ۳۳ کروڑ یعنی تین سو تیس ملین ہے۔ ان دیوتاؤں میں چٹانیں، پتھر، پہاڑ، درخت، تالاب اور دریا شامل ہیں۔ دیگر دریاؤں میں سے گنگا کا دریا ایک اہم دیوتا تصور کیا جاتا ہے۔ ان کے علاوہ کسی شخص کے کاروباری آلات جو جاندار انسان کے لیے بہت مفید ہوں۔ خوفناک سانپ جن سے یہ ڈرتا ہو۔ بہت بڑی بہادری یا احترام کی وجہ سے نامور شخصیتیں عمدہ خصائل حتی کہ گناہوں کی وجہ سے معروف ہستیاں، اچھے اور برے دیو، ارواح اور بھوت پریت اپنے فوت شدہ آباؤ اجداد کی روحیں، لاتعداد نصف جسم انسانی اور نصف حصہ خدائی رکھنے والی ہستیاں بھی دیوتا تصور کر لیے جاتے تھے۔ گنتی میں دیوتا اور دیویاں اتنی زیادہ شمار ہوتی تھیں کہ ان کی تعداد ہمیشہ بڑھتی رہتی ہے۔ خدا بنانے کی مشق ہمیشہ جاری رہتی تھی۔۱۱

پروفیسر رادھا کرشن نے تو ہندومت کو عقائد و رسومات کا عجائب خانہ کہا ہے۔

To many it seems to be a name without any content. It is a museum of beliefs, a medley of rites or a mere map. a

geographicla expression? Its content, if it has any, has attered from age to age, from community.(12)

لوگوں کی اکثریت کا خیال یہ ہے کہ ہندو دھرم صرف نام ہی ہے جس کے اندر کچھ نہیں پایا جاتا یعنی جس کی کوئی فہرست مضامین نہ ہو کیا یہ عقیدوں کا عجائب گھر ہے۔ رسومات گڈمڈ یا محض ایک نقشہ؟ یا یہ نام جغرافیہ کا اظہار ہے؟ اگر اس کا کوئی متن بھی پایا جاتا ہے تو وہ متن گاہے گاہے تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ ہر قوم باری باری تبدیلی لاتی رہتی ہے۔

The World's Religions کے مصنف نے بھی اسی قسم کی رائے کا اظہار کیا ہے۔

We venture to predicate that Hindusim is not religion at all, but a series of lossly strungand in finitely varied sacerdotal and sociological artifical convertions.(13)

گویا یہ بات وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ ہندو دھرم مکمل طور پر مذہب نہیں ہے بلکہ ایک بے قاعدہ رسی میں پروئے ہوئے لا انتہا مختلف قسم کے متبرک اور مصنوعی عمرانی رسم و رواج کا سلسلہ ہے۔

Encyclopaedia Britannaica کے مقالہ نگار کی بھی ہندو مذہب کی تاریخ اور عقائد ورسومات کے بارے میں کوئی مکمل وضاحت نہیں ملتی۔

Hinduism a term gererally employed to comprehend the social institutins, past and present, of the great majority of the people of india as well as their religious beliefs. Hinduism is also used in a narrowere sense, as dating more especially the moderen phase of Indian social and religious institutions era down to our own days.(14)

ہندومت کا نام عام طور پر ہندوستان کے ماضی وحال کے لوگوں کے مذہبی اعتقادات ان

کے معاشرتی دستور کے سمجھنے اور ادراک حاصل کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

جدید ہیت وشکل میں ہندومت ابتدائی قدیم دور سے اب تک کے سماجی اور مذہبی دستور کا نام ہے۔ گویا ہندومت کا نام عام طور پر ہندوستان کے ماضی وحال کے لوگوں کے مذہبی اعتقادات ان کے معاشرتی دستور کو سمجھنے اور ادراک حاصل کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جدید ہیت وشکل میں ہندومت ابتدائی قدیم دور سے لے کر اب تک ہندوستان کے سماجی اور مذہبی دستور کا نام ہے۔

**ڈاکٹر تاراچند** نے بھی ہندومت کی تاریخ وعقائد کو مختلف عناصر کا ایک ملغوبہ کہا ہے:

''ہندوستانی تاریخ وتمدن اپنے مزاج کے اعتبار سے ایک مخلوط تمدن ہے جس کا ضمیر مختلف قسم کے افکار ونظریات سے اٹھایا گیا ہے۔ اس کے دائرے میں وہ تمام معتقدات رسوم، ادارے، فنون، مذاہب اور فلسفے پائے جاتے ہیں۔ جنہیں سوسائٹی کے مختلف طبقات نے اپنے ارتقاء کی مدارج میں اپنانے کی کوشش کی۔ یہ تمدن ہمیشہ اس امر کے لیے کوشاں رہا کہ اس کی اجتماعی ہیت جن رنگا رنگ عناصر سے عبارت ہے۔ ان میں ہم آہنگی پیدا ہو سکے۔ جن دائروں میں یہ کوشش ناکام ہوئیں وہاں ان عناصر نے ایک ملغوبے کی صورت اختیار کر لی۔ ۱۵''

K.M.Sen بھی ڈاکٹر تاراچند کی رائے سے اتفاق کرتے ہوئے رقم طراز ہیں۔

Unlike other world relgions such as christianity, Islam or Buddhism, Hinduism did not have any one founder. It grew gradually over a period of five thousand years absorbing and assimilating all the religions and cultural movements of India. Hindu society is a product of many races and many cultures. It is necessary to recognize this fact to appriciate the complexity of the Hindu society and religon.(16)

**کتاب الہند میں البیرونی نے لکھا ہے۔**

ہندوؤں کی تاریخ میں یونانی حکماء کی مثل ایسے لوگ نہیں ہوئے جو عقائد و رسوم کی اصلاح کرتے اس لیے ان کا کوئی خاص کلام بھی ایسا نہ پاؤ گے جس میں بے انتہا درجے کا اضطراب اور بدنظمی نہ ہو۔ اور جس کے آخر میں عوام کے خرافات کی آمیزش نہ ہو ہندوؤں میں برہان یا عقلی و منطقی طریق استدلال مروج نہیں۔ ١٧

**قدیم تاریخ ہند بھی انہی تفاصیل سے پر نظر آتی ہے۔**

ہندوستان کو تاریخی، سماجی، ادبی حتیٰ کہ جغرافیائی لحاظ سے بھی ایک ''وحدت'' قرار دینا مشکل ہے جس طرح ہم برصغیر میں بیٹھ کر مغرب، یورپ، وسط ایشاء یا عرب جیسی اصطلاحات میں قطعی مختلف اقوام و تہذیبوں کو اکٹھا کر دیتے ہیں اسی طرح یونانیوں اور یورپیوں نے ہندوستان کو ایک قرار دیا۔ اس خطے اور مذہب کی تاریخ کے ابتدائی ماخذ یونانی سیاحوں کے سفرنامے ہیں۔ ان کے بعد چینی اور عرب سیاح کچھ حوالوں سے مواد فراہم کرتے ہیں۔ قدیم ہندوستان میں باقاعدہ تاریخ نویسی یا ریکارڈ موجود بھی تھے تو وہ ضرور بت شکنوں کی بھینٹ چڑھ گئے ہوں گے اس لیے آج ہم اپنی تاریخ کو غیروں کی نظر سے دیکھنے پر مجبور ہیں۔ ١٨

ہندو مذہب میں ہر شے کو معبود قرار دیا جاتا تھا جس سے انسانی ذہن پر ہیبت طاری ہو جائے یا جس سے خوف اور امید کے جذبات وابستہ ہو جائیں۔ زمین و آسمان، پہاڑ، دریا اور پودے قابل پرستش سمجھے جاتے تھے۔ ١٩

**مذاہب کا انسائیکلو پیڈیا** بھی یہی بتاتا ہے کہ غالباً دنیا کے تمام مذاہب میں سب قدیم ترین اور سب سے پیچیدہ مذہب ہندومت ہے۔ اس میں ہزاروں دیوتاؤں، ان کی عبادت گاہوں اور ان کے پجاریوں کو جگہ دیتا ہے۔ لہذا کسی ہندو کے لیے ممکن مذہبی خیالات عموماً لامحدود ہوتے ہیں۔ ٢٠

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ مذہب کوئی مشترکہ مذہبی عقائد یا مجموعہ اصولات جن پر ہندو لوگ عمل پیرا ہوں نہیں رکھتا۔ اس کا کوئی خاص منطقی طریقہ نہیں اس کا نہ تو کوئی لاٹ پادری ہے اور نہ ہی پادریوں کا کوئی کالج ہے کوئی بشپ لوگوں کی نشست گاہ میں نہیں ملتی ان کے ہاں آج تک کوئی معینہ طرز

کی عبادت کا رواج نہیں ہو سکا اس کی کوئی بائیبل ،انجیل یا انجیل کی قسم کی خاص مذہبی کتاب نہیں ہے پس اس مذہب کی تعریف کرنا بہت مشکل کام ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اس کے متعلق کوئی تسلی بخش جواب دینا ممکن نہیں۔

A tipical jugement of the commentators and Hinduism is that, its diversity is appalling. Great indeed are the range and complexity of the beliefs and practices denoted by the term Hinduisrn. (21)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ بعض مورخین تو ہندومت کی تاریخی حیثیت ہی سے انکار کرتے ہیں۔ان کا خیال یہ ہے کہ ہندومت کا نام عام طور پر ہندوستان کے ماضی و حال کے لوگوں کے مذہبی اعتقادات اور ان کے معاشرتی دستور کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ ہندو دھرم کسی خاص مستحکم عقیدے کا فرقہ نہیں ہے بڑا وسیع اور پیچیدہ ہے۔ بلکہ روحانی خیالات اور معلومات کا بہت بڑا گروہ ہے۔ یہاں تک کہ یہ مذہب مختلف تاریخی ادوار،عقائد و رسومات اور تقریباً لامنتہا گونا گوں رنگوں کا منقش پردہ بن چکا ہے۔ نیز ہندو مذہب کی تشکیل میں کیونکہ بے شمار لوگوں ،قوموں،تہذیبوں اور مذاہب نے حصہ لیا ہے۔اس لیے اس نے بغیر کسی تعصب کے مختلف مذاہب رسم و رواج اور اعتقادات کو بخوشی قبول کیا ہے۔ پس دنیا بھر کے مذہبی خیالات اور کردار جن میں رسم و رواج شامل ہیں کا مرکب بنا ہوا ہے۔ ہندو مذہب میں عقائد و پوجا کے معاملات میں زیادہ سے زیادہ آزادی پائی جاتی ہے۔ ہندومت کی بنیاد کسی خاص عبادت یا پوجا پر استوار نہیں کی گئی۔ یہی وجہ ہے کہ ہندو دھرم میں تمام قسموں کے مذہبی عقائد، پوجا کے گونا گوں طریقے اور وسیع طرزوں کے رسم و رواج ادا کرنے کے مختلف ڈھنگ پائے جاتے ہیں۔

# حوالہ جات


۱۔ گستاؤلی بان، ڈاکٹر تمدن ہند، مترجم سید علی بلگرامی ص۔۲۰۱ مقبول اکیڈمی

۲۔ رسالہ زمانہ، کانپور، ستمبر، اکتوبر ۱۹۱۴ء

۳۔ Jirji J.Edward, The Great Religions of the modern world P-45, New Jersey 1946.

۴۔ Syed Muzaffar-uddin, A comperative study of Islam and other Religions.P-11, 1982, Ashraf Press Karachi.

۵۔ Jawahar, Lal Nehru, The Discovery of India P-63, London 1956.

۶۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج ۲۳، ص۔۴۷ ادانش گاہ پنجاب ۱۹۷۳

۷۔ فاروقی عماد الحسن آزاد، دنیا کے بڑے مذاہب، ص۔۱۹، مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور

۸۔ عبدالرشید، ڈاکٹر، ادیان و مذاہب کا تقابلی مطالعہ، ص۔۶، کراچی، ۱۹۸۶

۹۔ Frost S.E, The Sacred writings of the world great religions, P-9, New York.

۱۰۔ رشید احمد، تاریخ مذاہب، ص۔۱۱۶، روبی پبلیشرز کوئٹہ ۱۹۸۶

۱۱۔ جی۔این۔امجد، اسلام اور دنیا کے مذاہب، ص۔۳۶۱ مفید عام کتب خانہ لاہور ۱۹۷۷

۱۲۔ Radha Krishnan, The Hindu view of Life, P-11, London, 1927.

۱۳۔ J.N.D Anderson, The world's Religions P-99, London, 1955.

۱۴۔ Encyclopaedia Britannica, Vol, 2 P-577, London 1950.

۱۵۔ تارا چند، ڈاکٹر تمدن ہند پر اسلامی اثرات، مترجم مسعود احمد، ص۔ا، مجلس ترقی ادب لاہور ۱۹۶۴

۱۶۔ K.M.Sen, Hinduism, P-7, London, 1961.

۱۷۔ البیرونی، کتاب الہند، مترجم سید اصغر علی، ص۔۱۲، دہلی، ۱۹۴۱

۱۸۔ آئی۔اے۔سمتھ قدیم تاریخ ہند مترجم محمد جمیل الرحمٰن، ص۔۵ تحقیقات لاہور ۲۰۰۱

۱۹۔ صدیقی، مظہر الدین، اسلام اور مذاہب عالم، ص۵، ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور ۱۹۹۴

۲۰۔ لیوس مور، مذاہب عالم کا انسائیکلو پیڈیا، مترجم یاسر جواد، ص۔۱۵۹، المطبعۃ العربیہ لاہور ۲۰۰۰ء

۲۱۔ Barelvi Mahmud, Islam and world religions P-41, Islamic Publications Lahore 1983.

********************